



اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بائیسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 2 دسمبر 2010ء بر طبق 25 ذوالحجہ 1431 ہجری بروز جمعرات۔

| نمبر شار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| 1 | تلادت قرآن پاک اور ترجمہ | 03 |
| 2 | وقفہ سوالات۔ | 04 |
| 3 | دعائے مغفرت۔ | 04 |
| 4 | رخصت کی درخواستیں۔ | 05 |
| 5 | قرارداد نمبر 63 میں جانب: جناب عین اللہ علیم، رکن اسمبلی۔ | 10 |

ایوان کے عہدیدار

اپیکر ----- میر محمد اسلم بھوتانی

ڈپٹی اپیکر ----- سید مطعی اللہ آغا

ایوان کے افسران

جناب محمد خان مینگل ----- سیکرٹری اسمبلی

جناب محمد عظم داوی - ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)

جناب مقبول احمد شاہوانی ----- چیف رپورٹر



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 2 دسمبر 2010ء بہ طابق 25 ذوالحجہ 1431ھجری بروز جمعرات بوقت صبح 11 بجکر 40 منٹ پر زیر صدارت سید مطعع اللہ آغا، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَاقِمُ وَجْهَكَ لِلَّٰهِيْنِ حَنِيفًا طِفْرَتِ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا طَلَّا تَبَدِيلٌ لِخَلْقِ اللّٰهِ طَذِلَكَ
الدِّيْنُ الْقَيْمُقُ لَا وَلِكَنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ قَلَا مُنْبِيْسِنَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا
تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَقُوا دِيْنَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا طَكُلُ حِزْبٍ

بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ

(پارہ نمبر ۱ سورۃ الرُّوم آیات نمبر ۳۰-۳۲)

ترجمہ: سو تو سیدھار کھاپامنہ دین پر ایک طرف کا ہو کرو ہی تراش اللہ کی جس پر تراشالوگوں کو بدلا نہیں اللہ کے بنائے ہوئے کوئی ہے دین سیدھا ولیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ سب رجوع ہو کراس کی طرف اور اس سے ڈرتے رہو اور قائم رکھنا ماز اور مت ہوشک کرنے والوں میں۔ جنہوں نے کہ بھوٹ ڈالی اپنے دین میں اور ہو گئے ان میں بہت فرقے ہر فرقہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مولوی محمد سرور صاحب یہاں آ کر بھیثت نو منتخب رکن اسمبلی اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔

(اس موقع پر مولوی محمد سرور مولی خیل صاحب نے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا)

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسپیکر صاحب! یہ حلف سے زیادہ پڑھ گیا مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے کہ آپ رولنگ دیتے ہیں کہ یہ حلف پورا حلف ہو گیا۔ دس دفعہ جیت جائیں لیکن ”حلف“ حلف ہوتا ہے۔

حاجی علی مددجہ: پاؤئٹ آف آرڈر جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

حاجی علی مددجہ: جناب اسپیکر! میں سب سے پہلے مولانا سرور موسیٰ خیل کو double, double مبارکباد دیتا ہوں کہ اس نے محنت کر کے، عوام کی خدمت کر کے دوسری دفعہ منتخب ہوا۔ جناب اسپیکر! دوسری طرف میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ کل رات کو تربت کے علاقے میں ایک ایسا واقعہ پیش ہو گیا ہے جو کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے ناراض بلوچ بھائی لوگوں کو ہم راضی کریں۔ اگر اس طرح کے واقعات پیش آئیں تو میں سمجھتا ہوں کہ حالات اور خراب ہوں گے۔ تربت کے علاقے میں بے گناہ لوگوں کو ایفسی کے جوانوں نے گھیر کر کے شہید کیا گیا، جسکی میں پر زور مذمت کرتا ہوں۔ کیونکہ ہماری جمہوری گورنمنٹ کی یہ کوشش ہے کہ ہم معاہ ملے کوٹھیک کریں۔ مگر سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ ہماری جمہوری گورنمنٹ کے خلاف یہ کوئی قوتیں ہیں جو سازش کر رہے ہیں۔ آج آپ دیکھیں تربت کے بے گناہ لوگوں کو مار کے شہید کر رہے ہیں۔ جن کے خلاف، اس ظلم کے خلاف میں آبھی بائیکاٹ کرتا ہوں کہ کب تک ہمارے لوگوں کو ماریں گے۔ بلوچ لوگوں نے ہمیں اسلئے اسمبلیوں میں بھیجا ہے کہ ہمیں مارتے رہیں۔ ہم قطعاً اس اسمبلی میں نہیں بیٹھیں گے۔ ہم اس ظلم و بربریت کے خلاف، میں بائیکاٹ کرتا ہوں۔

(اس موقع پر معزز رکن ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپکی بات نوٹ ہو گئی۔ وقفہ سوالات۔ رو بنیہ عرفان صاحب اپنا سوال نمبر 189 دریافت فرمائیں۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر صاحب! آغا عرفان کی والدہ کی۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چونکہ محکم موجود نہیں ہے سوالات آئندہ اجلاس کیلئے مؤخر کیے جاتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: سر! آپ بات تو سنیں پہلے رولنگ دے رہے ہیں۔ آغا عرفان کی والدہ وفات پائی ہیں اُنکے لئے فاتحہ پڑھی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوالات آئندہ اجلاس کیلئے مؤخر کیے جاتے ہیں۔ وقفہ سوالات ختم۔ جی بولیں ابھی بولیں آپ۔

وزیر موصلات و تعمیرات: سر ایہ ہے کہ معزز رکن جناب آغا عرفان کی والدہ وفات پاچکی ہیں اُنکے لئے سب سے پہلے فاتحہ پڑھی جائے۔

جناب اسفندیار کاکڑ (وزیر خوراک): پرانٹ آف آرڈر جناب اسپیکر! ہمارے آغا عرفان صاحب کی والدہ کیلئے اور ہمارے معزز قبائلی رہنماء حاجی جیلانی خان اچنری جو علاقے کے بزرگ رہنماء تھے انکو شہید کر دیا گیا۔ اسکے علاوہ ہمارے علاقے میں ایک کوچ اُٹ کئی جسمیں کچھ لوگ جاں بحق ہوئے ایک اور نوٹس میں یاددا ناچاہتا ہوں کہ ہمارے صحافی بھائیوں نے بایکاٹ کر دیا ہے۔ اگر انکو وہ اپس ہال میں لا کیں پھر فاتحہ پڑھی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی مولوی عبدالصمد صاحب۔

مولوی عبدالصمد (وزیر جنگلات): جناب اسپیکر! جتنے بھی شخصیات فوت ہو گئے ہیں سب کیلئے دعا کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔ جی۔ جعفر خان مندو خیل صاحب۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: ہمارے علاقے کے محترم شخصیت ایک شیخ ایوب مندو خیل کو شہید کر دیا گیا۔ اور دوسرا بزرگ نیشنل سٹ رہنماسائیں کمال خان وفات پا گئے ہیں ان کا نام بھی یہ فاتحہ والوں میں شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سب کیلئے دعا پڑھی جائے۔

(دعاۓ مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): محترم شیخ پروین مگسی صاحب، وزیر، اپنی والدہ محترمہ کی وفات پا جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ محترم سردارزادہ ناصر خان جمالی صاحب اہم امور کی وجہ سے 2 دسمبر تا 18 تک اجلاسوں کیلئے درخواست دی ہے۔ محترم قمر علی چکنی صاحب، وزیر، بوجہ بہت اہم کام کے سلسلے میں درخواست دی ہے۔ محترم سردار مسعود علی خان لوئی صاحب، کونٹہ سے باہر جانے کی وجہ سے 2 دسمبر کی اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ میر عبدالرحمن مینگل صاحب، وزیر، بیرونی ملک سرکاری دورے پر جانے کی وجہ سے 2 دسمبر کی اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

مسٹر جان علی چنگیزی صاحب، وزیر، بیرونی ملک سرکاری دورے پر جانے کی وجہ سے 2 دسمبر کی اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ میر غلام جان بلوج پنجبور جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم ڈاکٹر قیم سعید ہاشمی صاحب، وزیر، کراچی جانے کی وجہ سے 2 اور 4 دسمبر کے اجلاسوں کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ معزز وزیر برائے PDMA و سیاحت بجهہ ناسازی طبیعت 2 اور 4 دسمبر کے اجلاسوں کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم وزیر برائے شہری منصوبہ بنڈی و ترقیات بیرونی ملک جانے کی وجہ سے 2 اور 4 دسمبر کے اجلاسوں کیلئے رخصت کی درخواست

دی ہے۔ محترم انجینئر زمرک خان، وزیر، سرکاری کام کی وجہ سے 2 دسمبر کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ درخواستیں منظور ہوئیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب اسپیکر! سب سے پہلے آپ دو آدمی مقرر کریں جو اخبار اور میڈیا والوں نے کارروائی سے باہیکاٹ کی ہے انکو منا کے لائیں۔ پھر اسکے بعد میرا پاؤ اونٹ آف آرڈر ہے گورنر بلوچستان پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اُس پر بھی بولیں گے۔ سب سے پہلے جو میڈیا نے باہیکاٹ کی ہے انکو ختم کرائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اسفندیار صاحب یا عین اللہ نصیح صاحب جائیں۔ جی جناب عین اللہ نصیح صاحب، وزیر صحت، قرارداد نمبر 63 پیش کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسپیکر صاحب! ایک اہم واقعہ نواب ذوالفقار علی گسی جب قلات سے آرہے تھے 30 تاریخ کو راستے میں اُس پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور اس کے گاڑی پرانہوں نے ریبوٹ کٹرول سے بم بلاست کیا ہے۔ اُسکے اوپر میں تحریک النوا آج لائی تھی۔ بہتر ہوتا کہ آج آپ لے آتے۔ کیونکہ اتنا بڑا واقعہ جو ایک صوبے کا گورنر ہے ٹھیک ہے دوسرے کے ساتھ گورزویے بھی post by میں سب سے بڑا ہے وہ خود بھی ایک قیلے کا نواب ہے۔ اسی میں سمجھتا ہوں میں اس اسمبلی میں اسکو اس وجہ سے لے آ رہا تھا کہ اسکے اوپر فوری کوئی بحث ہو جائے اور اس واقعے کی ہم نہ مذمت کر لیں اس کیلئے کوئی تجویز دیں کہ آئندہ ایسے واقعات کا ندارک کس طرح کیا جائے۔ سینئر رہنماؤں جیسے مولانا شیرانی صاحب پر ہوا تھا کچھ مہینے پہلے، وہ بھی ایک پارٹی کے سربراہ تھے اور دوسرے جو سینئر رہنماؤں قتل ہو رہے ہیں۔ مختلف نیشنلیٹ ہیں جیسے جیلانی خان ہیں، شیخ ایوب ہیں اور ہمارے بی این پی کے جبیب جالب ہیں، وہ ذقی صاحب ہیں، اسی طرح مینگل صاحب ہیں۔ اسی طرح سینئر رہنماؤں کے elimination کے شروع ہیں۔ اس سلسلے میں چاہتا تھا کہ اسمبلی کامل بحث کرے اس کیلئے ایک تجویز بنا لیں کہ کس طریقے سے انکا ندارک کیا جائے۔ اس سے تو میں سمجھتا ہوں آخر لوگ ایک دوسرے سے آپس میں دست و گریبان ہو جائیں کیا ایک دوسرے کو آپس میں ماریں گے۔ آج جو ہم لوگ کہتے ہیں فوری سیز نے یہ کیا فوری سیز کے ساتھ لڑائی ہو گی۔ کل اگر ایک قبیلے کا ایک آدمی مرتا ہے اسکا بھائی اس کا قبیلہ وہ خود اٹھ کر کے اسکا بدله لینا شروع کر دینے گے۔ تو اس مسئلے پر میں نے تحریک التوا لے آیا تھا۔ تحریک التوا اگر آپ آج پیش کر دیتے تو میں خوش ہوتا کہ بھئی کیونکہ بہت اہم مسئلہ ہے پہلے بھی ہم ان چیزوں کے اوپر انکو ignore کوئی نہیں کرنا چاہیے time پر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ آج پیش نہیں ہو گا اسلئے کہ آپ نے late پہنچایا۔ ہم نے وہ ڈپٹی پارٹمنٹ کو بھیجا ہوا ہے وہاں سے remarks ہو کر آئے گا پھر یہاں انشاء اللہ پیش ہو گا۔ جی عین اللہ نصیح صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب اسپیکر point of order

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب اسپیکر! بلوچستان کے جو مخصوص حالات ہیں یہاں جو قبائلی رسم و رواج، عزت و احترام ہوتا ہے۔ دشمنیوں کی روایت ہوتی ہیں، سیاست اور سیاسی اختلافات رکھنے کا بھی ایک عزت و احترام کیسا تھا ہوتا ہے۔ یہ بہت ایک اہم issue ہے نواب ذوالقدر گسی میں سمجھتا ہوں کہ انکی خدمات، بحثیت وزیر اعلیٰ انکی خدمات بحثیت گورنر بلوچستان، انکی شخصیت بلوچستان کے ہر قبائل کیلئے بلوچستان کے مظلوم عوام کیلئے ایک قابل عزت و احترام کے طور پر اسکا نام لیا جاتا ہے۔ اور بلوج، پشتون اور بلوچستان کے عوام کی ایک روایت ہے غنی فتح پر جنگ نہیں ہے۔ عورت بچوں کے ساتھ جاتے ہیں پھر بھی عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ دشمن بھی اگر آپکے گھر پر آتا ہے آپ کو اسکو عزت اور احترام کی نگاہ سے اسکے ساتھ ملتے ہیں۔ اور ساتھ کو بلوجی میں کہتے ہیں آپ اسکے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ یہ کہاں کی بلوچیت ہے؟ کہا کہ انکی ساس کی وفات ہوئی۔ وہ اپنے ساس کی فاتح پر گئے۔ اور واپسی پر اسکو بم سے اڑانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ میں پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے اپنے تمام اراکین اسمبلی کی طرف سے یہ ایک اہم issue ہے، ہمیں ان چیزوں کو چھوڑ کر سب سے زیادہ اس واقعہ پر ہمیں بات کرنی چاہیے تاکہ اس قسم کے واقعات کا تدارک ہونا چاہیے۔ آئندہ اس قسم کی صورتحال رونما نہ ہوں۔ یہ ہے ایک پہلو۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ دیکھتے ہیں کہ بلوچستان کے جو حالات ہیں ان حالات میں یہ بلوچستان کے مخلوط حکومت یہ ہم کسی فرد واحد کو یا کسی آدمی کو کسی ادارے کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ اگر کسی نے جرم کیا ہے، پکڑ کر کے عدالت میں لے جائیں یہ حق نہیں ہے کہ کسی کو مار کے روڑ پر بھینک دیں۔ ہم انکی مذمت کرتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسے معاملات ہیں اس پر ہم تمام اراکین اسمبلی جسکو بلوچستان کے عوام نے آپ سب کو، ہمیں ووٹ دیا اور اعتماد کا اظہار کیا یہ اس issue پر ہم مل جعل کر اس پر بات کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمام کارروائی کو جناب اسپیکر آپ چھوڑ کے سب سے پہلے اس پر ہمیں بات کرنی چاہیے۔ اور ایک قرارداد لانا چاہیے۔ التوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ point of order نہ ہماری تحریک التوا ہی ہماری ایک قرارداد ہے تمام کارروائی چھوڑ کے آج اس پر بحث ہونی چاہیے۔ سب سے پہلے جناب اسپیکر! کل آپ کے ساتھ یہ واقعہ ہو سکتا ہے، مولانا شیرانی صاحب کے ساتھ ہوا۔ بہت سے یہاں ہمارے شفیق احمد صاحب ہوا۔ ہمارے وزیر اطلاعات یونس ملازی کے گھر پر حملہ ہوا۔ عاصم گیلو کے گھر ہوا۔ یہ ایسے واقعات ہیں جنکی ہمیں سنجیدگی سے مل جعل کر بیٹھ کر اس مسئلے پر بات کرنی چاہیے اور اسکا ایک حل نکالنا چاہیے۔ جناب اسپیکر! آج سارے دوست یہاں موجود ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس پر ایک دن، دو دن حتیٰ بھی بحث ہوتی ہے ہمیں مل جعل کر تمام کارروائی کو ہم کہتے ہیں کہ آپ ملتوی کر کے اس issue کو سب سے زیادہ اہمیت دیں۔ اور ہم نواب مگسی کے قاتلانہ حملے پر نصیر آباد، بلوچستان شدید سخت رو عمل ہے۔ خضدار، جعل مگسی یہ روڈ بنڈ کر دیئے وہاں کے قبائل نے کہ آئندہ کوئی اگر گزریگا اور نصیر آباد جعفر آباد سے بھی

یہی اطلاعات ہیں انہوں نے یہ فیصلہ کیا تمام قبائل نے، لوگوں نے کہ بھی کوئٹہ سے یہاں یا سندھ سے جو بھی ٹرانسپورٹ کوئی بھی گاڑی ہوگی اس روڈ پر جیکب آباد کوئٹہ ہائی روڈ بند ہوگا۔ جب اس قسم کی صورتحال ہوگی اور کشیدہ ماحول پیدا ہوگا۔ تو سب سے پہلے اسکا ایک حل نکالنا چاہیے جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ہو گیا۔ 4 تاریخ کے اجلاس میں جعفر مندو خیل آپ اپنی ایک تحریک التوا پھر پیش کریں۔ جی۔ جی۔ مولانا عبدالواسع

مولانا عبدالواسع (سینئر صوبائی وزیر): جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو میں مولانا سرور کونہ بلکہ اسکے عوام جو موئی خیل سے آئے ہیں اور دوبارہ انکو بھاری اکثریت سے کامیاب ہونے پر، تو میں اسکے عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور اسکے ساتھ جو میرے دوستوں نے وہاں سے ایک واقعے کا ذکر کر دیا میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی تاریخ میں سب سے بڑی واقعہ شاید سمجھا جاتا ہے یا اس سے پہلے کوئی اس طرح ایک دو واقعات بھی ہوئے تھے جو ایک مولانا شیرانی پر حملہ ہوا یا کوئی اس قسم کے واقعات جو جیلانی خان صاحب جو ANP کے میرے خیال صدر بھی تھے یا کوئی کمیٹی کے رکن تھے۔ تو جناب اسپیکر! اس طرح صورتحال یا کہ اس طرح کے لوگ کہ جو گورنر بلوچستان ہوں یا گورنر بلوچستان نہ ہوں، نواب ذوالفقار مگسی کی اپنی ایک حیثیت، اپنا قبائلی بھی ایک حیثیت ہے گورنر ہونے کی وجہ سے بھی انکی ایک ہستی ہے۔ مولانا شیرانی کی ایک حیثیت ہے۔ انکی کوئی سرکاری عہدہ ہو یا اسکے ساتھ نہ ہوں۔ جیلانی خان یا اس قسم کے لوگ، جب اس قسم کے واقعات رومنا ہوتے ہیں اور ہم بلوچستان اسمبلی والے اُس پر خاموش ہوں۔ یا بلوچستان کے عوام اس پر خاموش ہوں۔ یا بلوچستان کی حکومت اس پر یا عوام اس پر کچھ نہ کر سکیں۔ تو میر خیال اس طرح کے واقعات۔ یہ اسلئے کیا جا رہے ہیں جناب اسپیکر! کہ کل عام لوگ اپنے بارے میں یہ سوچ لیں، یہ محسوس کر لیں کہ جب نواب مگسی کیسا تھا اس طرح ہو سکتا ہے میں تو کیا ہوں؟ اور پھر نواب مگسی یا مولانا شیرانی یا جیلانی یا اس قسم کے لوگوں پر حملہ ہو کہ اسکا کوئی تدارک یا اس پر کوئی رد عمل ظاہر نہ ہو جائیں۔ تو عام لوگوں کے بارے میں کوئی پرسان حال تو ہونیں سکتا۔ تو جناب اسپیکر! اس بارے میں میں جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے اس واقعے کی مذمت، ان واقعات کی جوتازہ رُونما ہوئی ہے اور ہم نے جماعت اور جمیعت علمائے اسلام نے پہلے تمام سیاسی جماعتوں سے رابطہ کر کے کہ ان حالات کی مذمت کیلئے جو موجودہ بلوچستان کی حالات ہیں اور گھمیبر صورتحال جو کہ، دن بدن حالات اتنی تیزی سے خراب ہوتے جا رہے ہیں کہ گورنر مگسی تک جب معاملہ پہنچ گیا۔ یہ تو کسی خیال نہیں تھا کہ معاملہ اب اتنی جلدی یہاں تک پہنچ جائے گے۔ لیکن انکا خیال، لوگوں کا خیال یہ تھا یہ واقعات جب ہوتے ہیں تو یہ اغوا وغیرہ یہ کر کے دو تین کروڑ ان سے لے لیتے ہیں پھر چھوڑ دے دیتے ہیں کوئی تاجر۔ لیکن لوگوں کا مطلب حالات کے برکس معاملہ یہاں تک ابھی پہنچ گئے۔ پھر بھی اگر ہم بلوچستان کے تمام سیاسی جماعتوں، تمام یہاں کے عوام اور حکومت اور اسمبلی سر جوڑ کے اگر ان حالات پر تم غور نہ کر لیں اور ہم یہ محسوس نہ کریں کہ

چلیں یا! یہ تو مگری پر ہوا ہے میرا نئیں کیا ہے۔ کل کہتے ہیں کہ یہ شیرانی پر حملہ ہوا ہے تو میرا نئیں کیا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں یہ آگ جب جنگل میں لگ جاتا ہے تو سب ٹھک اور تر سب جل جاتے ہیں۔ تو یہاں میرے سب دوستوں سے اور یہاں بیٹھے ہوئے جن جن سیاسی جماعتوں کے زعما ہیں۔ یا باہر ہیں یا اندر ہیں جو لوگ اسوقت اسمبلی سے باہر ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہم ان سے بھی رابطہ کریں۔ اور ہم انکو بلا نئیں ہم انکے پاس جائیں۔ اور بلوچستان کی حالات یہ ہمارا گھر ہے، ہمارا گھر جل رہا ہے۔ اگر یہ گھر جل گیا تو اس چھت کے نیچے میں ہونگا نہ کوئی مگسی ہو گانہ کوئی اچکنے کوئی اور ہو گا۔ کیونکہ ہمارا گھر یہی ہے یہ گھر جب جل جائیگا تو ہماری پچھت کہ ڈھر ہو گی۔ تو جناب اپسیکر! الفاظ کی حد تک نہیں۔ دکھاوے کی حد نہیں۔ سنجیدہ طور پر میں جمعیت علماء اسلام کی طرف سے پیشکش کرتا ہوں کہ کوئی بھی اسکا کریڈٹ لینا چاہتا ہے، کریڈٹ لے لیں لیکن حالات کیلئے خدارا! جلد از جلد جائزہ لے لیا جائے۔ نواب ریسانی صاحب لوگوں کو اپنے چیف آف سارا وان کی حیثیت سے بلا تے ہیں۔ چیف منستر کی حیثیت سے بلا تے ہیں۔ کسی حیثیت سے وہ بلا تے ہیں وہ لوگوں کو بلا نئیں۔ نواب مگسی صاحب گورنر کی حیثیت سے بلا تے ہیں۔ لوگوں کو یا اپنے نوابی کی حیثیت بلا تے ہیں۔ لیکن لوگوں کو اکھڑا کر کے اور بلوچستان کے عوام اور انکے نمائندے اور ان پر ایک سنجیدہ غور، ایک سنجیدہ فیصلہ کیا جائے تا کہ ہمارا یہ گھر جلنے سے بچ جائے۔ لیکن گھر جل رہا ہے۔ جناب اپسیکر! آپ دیکھ رہے ہیں آپ سن رہے ہیں۔ امریکہ اور بلیک واٹر۔ اب یہ باتیں ہو رہی ہیں کہ امریکہ کے ڈرون حملے یہاں ہو رہے ہیں۔ اب ڈرون حملہ بھی ان حالات کی کڑی ہے۔ کیونکہ وہ اتنے خوفزدہ حالات پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ حالات اتنے خوفزدہ ہو جائیں کہ نئیں گورنر مگسی بھی محفوظ نہ ہو۔ تو لوگ اس ڈر کی وجہ سے کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اسکی آڑ میں وہ اپنے حملے اپنے عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ پھر دوسرے دن اخبارات میں آ جاتا ہے کہ نہیں بس اللہ کا فضل و کرم ہو گیا۔ ڈرون حملے ابھی کر رہے ہیں اور یہاں امریکیوں کیلئے اڈہ مل گیا، یہاں فوجوں کیلئے اُنکے لوگوں کیلئے وسعت اور انواع جاگزت مل گیا۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس پر شکر گزار بنانے کیلئے۔ کہتے ہیں کہ چلیں بس اللہ نے جب ڈرون حملوں سے بچالیا تو یہ لوگ اگر ادھر ہوں کہ چلیں میں تو بچ جاؤ نگا جوانے targets ہیں وہ کریں گے۔ لیکن میرا تجربہ اور تمام سیاستدانوں کا جو تجربہ ہے، امریکہ اور یہود اور ہندوکا اور ان لوگوں کا عادت اور طریقہ کاری ہے کہ جتنی بھی زیادہ انکی خدمتگار بنے ہوئے ہیں سب سے پہلا target تجربے سے بھی ثابت ہے۔ اور حالات بھی یہی بتاتے ہیں۔ تو میری ان لوگوں سے بھی، اُن اشخاص سے بھی، اُن جماعتوں سے بھی یہی گزارش ہے کہ اگر وہ اس امید سے ہیں کہ امریکہ بہادر جب آئیں گے تو پہلے انکا خدمتگار ہوں گے مجھے تو کچھ نہیں ہو گا لیکن یہ فلاں فلاں ماریں گے۔ یہ فلاں سر کردہ اور فلاں بڑے کو ماریں گے۔ تو میں انکو یہی بتانا چاہوں گا کہ سب سے پہلے نشانے پر وہ لوگ ہو گے۔ تو اسلئے میرے آج یہ جو دوستوں نے ایک بات پیش کی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ 4 تاریخ آپ رکھیں گے جو بھی ہو۔ لیکن ایک سنجیدہ اور تمام ارکان کو پابند بنالیں جناب اپسیکر! کہ اُس اجلاس میں شرکت کر کے

سنجدگی سے تیاری کیا تھا آجائیں۔ اور پھر یہ شاید ہم اپنے گھر بچانے کیلئے کوشش کر سکتے ہیں۔ اور پھر اگر ہم وہاں سے آجائیں گے صرف اور صرف بلوجستان کے ایجنسٹے پر۔ اگر ہم اس طرح کہیں کہ یا را! میرا اس سے کیا سروکار ہے۔ وہ تو امریکہ والے امریکہ کے مخالف وہ تو نہ لاؤ اور طالب اور مدرسہ اور یہ ہیں۔ یہ تو میرا ان سے نہیں ہے۔ میں انکو۔ پھر کوئی دوسرا کہتے ہیں ملا کہتے ہیں کہ یا را! یہ قوم پرست فلاں یہ قوموں کا جھگڑا ہے میرا اس سے کیا کام ہے؟ تو یہ کام والے اگر ہمیں اس طرح تقسیم کر دیا تو پھر بھی معاملہ نہیں چلے گا۔ لیکن ہم سب بلوجستان کو اپنا گھر سمجھ کے اور اس پر غور کیا جائے۔ انشاء اللہ ہم حالات کو قابو کر سکتے ہیں کوئی اس طرح مسئلہ نہیں کر جائیں ہو سکتا ہے۔ وآخراً اللہ عز وجلہ احمد اللہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی عین اللہ شمس صاحب! اپنی قرارداد پیش کریں۔ ہو گئی ہے 4 تاریخ کیلئے میں نے رکھ لی۔ تحریک التوا پیش ہو گی۔ جی عین اللہ شمس صاحب۔

وزیر موصلات و تعمیرات: point of order جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں صادق عمرانی صاحب۔

وزیر موصلات و تعمیرات: جی؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں عمرانی صاحب۔ وہاں پیش کریں۔ جی عین اللہ شمس صاحب۔

وزیر صحت: شکر یہ جناب اسپیکر! قرارداد نمبر 63۔ ہر گاہ کہ اینو یو انو اسٹمنٹ بینک Innovative Investment Bank جو کہ کریںٹ انو ٹمنٹ بینک کی ذیلی شاخ ہے، نے اپنی شاخیں کرایی، لاہور اور اسلام آباد میں قائم کی ہیں۔ جہاں بلوجستان کے بہت سے لوگوں نے بھی سرمایہ کاری کی ہے۔ اب شنید میں آیا ہے کہ مذکورہ بینک نے لوگوں کی تمام انو ٹمنٹ مع منافع روک دیا ہے۔ اور یہ غذر پیش کیا ہے کہ جب تک بینک کا انعام پیش بینک کے ساتھ نہیں ہو جاتا اسوقت تک اُنکی انو ٹمنٹ مع منافع روکی رہے گی۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وفاقی حکومت بالخصوص صدر اور وزیر اعظم پاکستان صوبہ بلوجستان کے عوام کو اس فراؤ سے بچاتے ہوئے SECP کے چیئر مین اور مذکورہ بینک کے ذمہ دار آفیسر ان کو ہدایت جاری کریں کہ اس اپسمندہ صوبہ کے ثقیلی سرمایہ کاری کو فوری طور پر واپس کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: قرارداد نمبر 63 پیش ہوئی۔ کیا محکم اپنی قرارداد کی موضوعیت کی وضاحت فرمائیں گے۔

راحیلہ حمید خان درانی (وزیر حکومت پر اسکیو یشن): جناب اسپیکر صاحب point of order۔ یہ ہمارے سارے ساتھی واک آؤٹ کر کے چلے گئے اُنکی غیر موجودگی میں یہ آپ کیسے کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی عین اللہ شمس صاحب آپ اس پر اپنا وہ کریں

وزیر صحت: شکریہ جناب اپنے کیا! جیسے کہ ہمارے سب معزز ادارے کیں جانتے ہیں اور اخبارات میں ہمیشہ اس طرح کی مالیاتی اسکینڈلز مالیاتی کمپنیاں فناش کمپنیاں اس طرح کی یہ حرکات کرتے ہیں کہ پہلے لوگوں سے پیسے لے لیتے جاتے ہیں اور بعد میں کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے فرار ہو جاتے ہیں۔ یا لوگوں کا سرمایہ ڈوب جاتا ہے یا کوئی ایسا مشکل درپیش ہو جاتا ہے کہ جس سے لوگوں کی زندگی بھر کی جمع پونچی جوانہوں نے مختلف ملازمتوں کے دوران، کاروبار کے دوران، چھوٹے موٹے یا کہیں نہ کہیں کمپنی وغیرہ کے دوران جو پیسے وہ بچاتے ہیں وہ investment کیلئے کہیں نہ کہیں مالیاتی اداروں میں invest کرتے ہیں۔ لیکن یہ مشکل بنا ہوا ہے کہ سب سے پہلا مشکل تو یہ ہے کہ اس ادارے کا یہاں کوئی نہ کہیں برائج سرے سے نہیں ہے۔ پہلے تو گزارش یہ ہے کہ چونکہ بلوچستان کا دارالحکومت کوئی نہ ہے اسیں ایک وہ ہونا چاہیے اسکا ایک برائج ہونا چاہیے تاکہ ہمارے لوگوں کو لا ہو رہا، کراچی اور اسلام آباد نہیں جانا پڑے۔ دوسرا یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ جب تک اس بینک کا انضمام نیشنل بینک آف پاکستان کے ساتھ نہیں ہوتا ہے تب تک یہ منافع بھی اور سرمایہ بھی دونوں رُ کے رہیں گے۔ تو اب چونکہ مائیکرو فناں کا زمانہ ہے۔ مائیکرو فناں میں ہوتا ہے کہ جو آپکا منافع ہے اس پر بھی پھر ایک مدت کے بعد منافع شروع ہو جاتا ہے۔ تو گزارش یہ ہے کہ ایک آپ اس قرارداد کو منظور کر لیں اور حکام بالا سے گزارش کی جائے کہ ایک تو اس بینک کو پابند کیا جائے تاکہ وہ یہاں ایک برائج قائم کر لیں۔ دوسرا یہ کہ جب تک وہ انضام نہ کریں تو اسکی سزا جو لوگ اپنے روزمرہ کے اخراجات اُسکے چھوٹے موٹے ہوتے ہیں ظاہر ہے اسی منافع سے لیکر وہ گھر کے اخراجات پورے کیا کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہ پروپریتی سال تک مکمل نہ ہوں۔ یا بیس سال تک مکمل نہ ہوں۔ تو ان لوگوں کا جو سرمایہ ہے وہ سرمایہ رُ کی رہے گی۔ تو گزارش یہ ہے کہ ایک تو یہاں ایک برائج قائم کی جائے۔ دوسرا یہ ہے کہ اگر نیشنل بینک کا جو پروپریتی سال تک ملک کے دیگر شعبوں کیلئے تو کیوں نہ وہ غریب لوگ جو ہیں وہ اس طرح کے مالیاتی اداروں میں investment کرتے ہیں۔ اُسکے لئے بھی ایک special revenue order ہو۔ کہ بھی جب تک یہ انضام نہ ہو تک ان لوگوں کے آپ یہ پیسے ریلیز کیا کریں۔ تاکہ وہ روزمرہ کے جو اخراجات ہیں وہ تو پورا کر سکیں۔ میں یہ گزارش کروں گا پوری ایوان سے کہ وہ اس قرارداد کے حق کے میں رائے دیں۔

شکریہ۔

جناب ڈپٹی اپنے کیا!: سوال یہ ہے کہ یہ قرارداد منظور کیا جائے؟ قرارداد منظور ہوئی۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 4 دسمبر 2010ء بوقت گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس صبح 12 بجکر 17 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)